تجارت میں پیشگی دی ہوئی قیمت اور کرایہ پر لی جانے والی دکان ومکان میں دی گئی ڈپوزٹ کی رقم پر زکوۃ

پانچواں فقہی سمینار منعقدہ: ۳-۶/ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ مطابق ۳۰/ اکتوبر-۲/ نومبر ۱۹۹۲ء، جامعۃ الرشاد، اعظم گڈھ

۱: الف- مال تجارت جس کی مشتری (خریدار) نے پیشگی قیمت ادا کردی ہے لیکن مبیع (خریدے ہوئے سامان) پر اس کا قبضہ نہیں ہوا ہے تو اس ادا کردہ قیمت کی زکوۃ خریدار پر واجب نہیں ہوگی، بلکہ بائع (فروخت کرنے والے) پر واجب ہوگی۔

ب- مبیع (فروخت شدہ مال) کی زکوۃ بیع سلم (یعنی وہ تجارت جس میں قیمت پہلے ادا کی جاتی ہے اور خریدار کو مال ایک مدت کے بعد متعین تاریخ کو وصول ہوتا ہے، جیسے کسان کاشتکاری کے وقت نقد قیمت لے کر گندم یا چاول اس شرط پر فروخت کردیتے ہیں کہ وہ آئندہ فلاں متعین تاریخ کو فلاں قسم کا گندم یا چاول خریدار کے حوالہ کردے گا) اور بیع استصناع (یعنی وہ بیع جس میں خریدار کے آرڈر پر کوئی متعین چیز تیار کرکے صنعت کار حوالہ کرنے کا معاملہ طے کرتا ہے اور اس میں طے شدہ قیمت کل کی کل یا کچھ حصہ پہلے ادا کردیا جاتا ہے) کی صورت میں مشتری (خریدار) کو مبیع (فروخت شدہ مال) سونپے جانے سے قبل بائع پر واجب ہوگی، اور بیع سلم اور بیع استصناع کے علاوہ بیع کی وہ شکل جس میں مبیع کی تعیین ہوچکی ہے لیکن مشتری کا اس پر قبضہ نہیں ہوا ہے، تو اس کی زکوۃ بھی مشتری پر واجب نہیں ہوگی۔

۲- الف: شرکاء سمینار کی عام رائے یہ ہے کہ کرایہ دار کی طرف سے مالک مکان ودکان وغیرہ کو پیشگی دی گئی ضمانت کی رقم (Security Deposit) پر زکوۃ کرایہ دار کے ذمہ واجب نہیں ہوگی۔

ب: شرکاء سمینار میں سے کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اس مال کی زکوۃ مالک مکان پر ہوگی، اور دوسری رائے یہ ہے کہ اس مال کی زکوۃ کسی پر نہیں ہوگی۔

☆☆☆